



## سوال

(356) مجبوری میں طلاق دینا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سہ سوال سے بشیر احمد لکھتے ہیں۔ کہ میں اپنی بیوی کو آباد کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن میرے والد اور سسر نے زبردستی مجھ سے طلاق پر دستخط کر والیے ہیں حالانکہ میں نے طلاق نہیں دی اور نہ ہی طلاق دینے کا ارادہ ہے۔ کیا اس طرح طلاق ہو جاتی ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ صورت مسئلہ میں سائل اس انداز سے دی ہوئی طلاق کو جبری طلاق سمجھتا ہے جیسے فقہی اصطلاح میں "طلاق المسکرہ" کہا جاتا ہے۔ اس بنا پر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جبر و اکراہ کی حدود کو زرا تفصیل سے بیان کر دیا جائے تاکہ اس کی روشنی میں مذکورہ طلاق کا جائزہ لیا جائے کہ وہ اس ضمن میں آتی ہے یا نہیں؟ فقہاء نے اکراہ کی دو اقسام بیان کی ہیں:

### 1- اکراہ تام:

اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اس حد تک مجبور ہو جائے کہ اس کی رضا معدوم اور اس کے اختیارات سلب ہو جائیں مثلاً اسے یا اس کے کسی عزیز کو قتل یا جسم کے کسی عضو کو بے کار دھینے کی دھمکی یا ایسی مارکی دھمکی دی جائے جس سے جان جانے کا اندیشہ ہو اس قسم کے اکراہ کی موجودگی میں کیا جانے والا کوئی فعل (خواہ اطلاق ہو) اپنے نتائج کے لحاظ سے بے اثر رہے گا۔

### 2- اکراہ ناقص:

اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کسی وقت اس حد تک مجبور ہو جائے کہ اس کی رضا معدوم ہو لیکن اس کے اختیارات سلب ہونے کے بجائے فاسد اور خراب ہو جائیں مثلاً: ایسی دھمکی دی جائے جس سے جان جانے یا جسم کے کسی عضو کے ضائع ہوجانے کا کوئی اندیشہ نہ ہو مثلاً مار پیٹ یا قید کی دھمکی دی جائے جس سے جان جانے یا جسم کے کسی عضو کے ضائع ہوجانے کا کوئی اندیشہ نہ ہو مثلاً مار پیٹ یا قید کی دھمکی وغیرہ۔ ایسے حالات میں کیا جانے والا فعل نتائج کے لحاظ سے بے اثر نہیں ہوگا۔

اکراہ میں یہ بھی ضروری ہے۔ کہ مجبور کرنے والا شخص دھمکی کو عملی شکل دینے پر قادر بھی ہو اس طرح جس شخص کو مجبور کیا جا رہا ہے۔ اسے بھی یقین ہو کہ دھمکی دینے والا شخص اس



فعل کو کر گزرے گا جس کی اس نے دھمکی دی ہے اکراہ کی ان شرائط کی عدم موجودگی میں شرعاً اکراہ ثابت نہیں ہوگا۔ صورت مسئولہ میں "زبردستی" کا مفہوم اگر یہ ہے کہ سائل کو قتل ہونے کا ڈر تھا یا اسے اپنے کسی عضو کے تلف ہونے کا اندیشہ تھا۔ اس لئے طلاق نامہ پر دستخط کئے ہیں تو ایسے حالات میں طلاق واقع نہ ہوگی۔ بصورت دیگر طلاق واقع ہو چکی ہے۔ اگر طلاق رجعی ہے۔ تو دوران عدت رجوع ہو سکتا ہے۔ اور عدت گزرنے کے بعد بھی تجدید نکاح سے رجوع ممکن ہے والد یا سسر کا یہ کہہ دینا جبر نہیں ہوگا۔ اگر اس کے پس منظر میں کوئی شرعی وجہ نہیں تو انہیں سمجھایا جاسکتا ہے واضح رہے کہ جبر صرف قتل یا عضو کے ضیاع کے اندیشہ سے ثابت ہوتا ہے اس کے علاوہ والد اور سسر دونوں ہی عام طور پر بیعت کے خیر خواہ ہوتے ہیں وہ بیٹے سے جبری طلاق لے کر دوبارہ اس کی شادی کے اخراجات برداشت کرن کے قطعاً خواہاں نہیں ہوتے۔ لہذا مذکورہ صورت میں طلاق کا نافذ کر دینا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

ہذا ما عنہدی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 369